بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیقے میں بڑا جانور قربان کرسکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے دیہات میں رواج ہے کہ بعض اوقات بکری بچہ دے تو اُس پیدا ہونے والے بکرے یا بکری کے متعلق یہ ذہن بنالیتے ہیں کہ جب گھر میں اللہ تعالیٰ کسی کو بچہ دے گا، تو ہم یہ بکرا یا بکری اُس کی طرف سے عقیقہ کے لیے قربان کریں گے۔ اِسی طرح بعض گھروں میں بھینس جب بچہ دے اور وہ نَر یعنی "کٹُّو" ہو، تو اُس کے متعلق بھی یہ ارادہ کرلیتے ہیں کہ ہم اِسے عقیقہ میں لگا دیں گے۔ سوال یہ ہے کہ کیا بڑے جانور یعنی کٹے وغیرہ کو عقیقہ میں قربان کیا جاسکتا ہے؟

نوٹ: سائل سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق بھینس کے چھوٹے نَر بچے کو دیہاتی "کٹُّو" کہتے ہیں اور جب یہ بڑا ہو جاتا ہے، تو "کٹّا" کہتے ہیں، نیز دیہاتی بھینس کو زیادہ پسند کرتے ہیں، کہ وہ دودھ دیتی ہے۔ کٹّا اُن کے حق میں بہت مفید نہیں ہوتا، تو اُسے قربانی یا عقیقہ وغیرہا میں استعمال کرلیتے ہیں۔

جواب

جن جانوروں کو شریعت نے قربانی کے لیے متعین کیا ہے، اُن کو عقیقہ کی نیت سے بھی قربان کیا جاسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل صراحت کے ساتھ اونٹ، گائے اور بکری کو بطورِ عقیقہ قربان کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، نیز جلیل القدر صحابی رسول سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے بچوں کی طرف سے بطورِ عقیقہ اونٹ قربان کیا کرتے تھے، لہٰذا صورتِ مسئولہ کے مطابق جب "کٹّا" دو سال کا ہو جائے، نیز اُس میں مانعِ قربانی کوئی عیب بھی نہ ہو، تو اُسے عقیقہ کی نیت سے قربان کیا جاسکتا ہے۔

جلیل القدر محدث علامہ زین الدین عراقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 806ھ/1404ء) اپنی کتاب "طرح التثریب فی شرح التقریب" میں بسندِ حسن نقل کرتے ہیں: "عن أنس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من ولد لہ غلام فلیعق عنہ من الإبل والبقر والغنم" ترجمہ: حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے۔ آپ بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے بچہ پیدا ہو، تو وہ اس کا عقیقہ اونٹ، گائے یا بکری سے کرے۔ (طرح التثریب فی شرح التقریب، جلد 05، صفحہ 209، مطبوعہ دار اِحیاء التراث العربی، بیروت)

سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے بچوں کی طرف سے بطورِ عقیقہ اونٹ قربان کیا کرتے تھے، چنانچہ "المعجم الکبیر للطبرانی" میں ہے: "أن أنس بن مالك كان يعق عن بنيه الجزور" ترجمہ: حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے بچوں کی طرف سے

اونٹ کے ساتھ عقیقہ کیا کرتے تھے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد01، صفحہ244، مطبوعہ القاہرۃ)

"الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ" میں ہے: "يجزئ في العقيقة الجنس الذي يجزئ في الأضحية، وهو الأنعام من إبل وبقر وغنم، ولا يجزئ غيرها، وهذا متفق عليه بين الحنفية، والشافعية والحنابلة، وهو أرجح القولين عند المالكية" ترجمہ: جس جنس کا جانور قربانی کے لیے کفایت کرتا ہے، وہی عقیقہ میں بھی کفایت کرے گا۔ وہ اونٹ، گائے اور بکری ہیں۔ اِن کے علاوہ کوئی نہیں۔ یہ حکمِ شرعی احناف، شوافع اور حنابلہ کا متفق علیہ ہے، نیز یہی مالکیہ کے دو اقوال میں سے راجح ہے۔ (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، جلد30، صفحہ279، مطبوعہ وزارتِ اوقاف، کویت)

ایک ہی بچے کی طرف سے مکمل بھینس بطورِ عقیقہ قربان ہونے کے متعلق بالصراحت مفتی جلال الدین امجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1422ھ/2001ء) لکھتے ہیں: پوری بھینس بچے کے نام عقیقہ کرسکتے ہیں کہ اس کا حکم مثل قربانی کے ہے اور قربانی کے بڑے جانور کو ایک شخص کے نام کرنا جائز ہے۔ کمافی الکتب الفقھیۃ۔ (فتاوی فیض الرسول، جلد02، صفحہ464، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

عقیقہ کا جانور قربانی کی شرائط پر اُترنا ضروری ہے، چنانچہ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: احکامِ عقیقہ مثل قربانی ہیں، اعضا سلامت ہوں، بکرا بکری ایک سال سے کم کی جائز نہیں، بھیڑ، بینڈھا چھ مہینہ کا بھی ہوسکتا ہے، جبکہ اتنا تازہ وفربہ ہو کہ سال بھر والوں میں ملادیں تو دور سے متمیز نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ584، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: عقیقہ کے احکام قربانی کی طرح ہیں کہ عقیقہ کی بکری ایک سال سے کم نہ ہو، گائے دو سال سے اور اونٹ پانچ سال سے۔ (مراٰۃ المناجیح، جلد06، صفحہ03، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-10028

تاریخ اجراء: 25 ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/11 جون 2026ء